تجارتی پالیسی

۲۰۰۸-۰۹

تقریر

چوہدری احمد مختار

وزیر تجارت

۱۸ جولائی-۲۰۰۸

حکومت پاکستان
وزارتِ تجارت
اسلام آباد

تجارتی پالیسی 2008-09

خواتین وحضرات السلام علیکم!

آپ کے سامنے سال 2008-09 کی تجارتی پالیسی پیش کرنا میرے لئے باعث افتخار ہے۔ یہ عرصہ نو سال بعد قائم ہونے والی جمہوری حکومت کی پہلی تجارتی پالیسی ہے۔ یہ آپ کی حکومت ہے اوراس میں آپ لوگوں کی توقعات اور عزائم شامل ہیں۔ جنہوں نے ہمیں بہت اہم مینڈیٹ دیا ہے۔ اگرچہ آپ کی اس حکومت کو قائم ہوئے چار ماہ سے کم عرصہ ہوا ہے، ہماری کوشش رہی ہے کہ ایک ایسی تجارتی پالیسی بنائی جائے جس کا رخ اور تصور نیا ہواور جس کا اثر ان لوگوں کی زندگیوں پر پڑے جو انتہائی ضرورت مند ہیں۔ حال ہی میں اعلان کردہ بجٹ اور اس تجارتی پالیسی میں حکومت کی توجہ اس امر پر ہے کہ ترقی کے ثمرات عام آدمی تک پہنچائے جائیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تاجروں، کاروباری حضرات، صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کی اس سلسلے میں حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنے اپنے شعبوں میں مزید محنت کریں۔ اور ہم اس چیز کو یقینی بنانے کی کوشش کررہے ہیں کہ کسی بھی ترقی کے ثمرات کا اثر نچلے طبقے (grass root level) تک پہنچے۔

ہمیں بہت مشکل اقتصادی حالات ورثہ میں ملے ہیں۔ عوام کو ماضی قریب کے مقابلے میں اب زیادہ معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کی وجہ گزشتہ سال کے دوران سامنے آنے والی چند اندرونی اور بیرونی وجوہات ہیں۔ بیرونی محاذ پر زیادہ مشکل مسائل درج ذیل تھے:۔

- سال کے دوران تیل کی بین الاقوامی قیمتیں دوگنا ہونا جو تقریباً 68 امریکی ڈالر سے بڑھ کر 145 امریکی ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔

- ان خوردنی اشیاء کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ جو کہ پاکستان کو اس سال میں درآمد کرنا پڑیں خصوصاً گندم اور خوردنی تیل۔
- امریکی معیشت کی ترقی کی رفتار میں کمی اور بین الاقوامی مالیاتی منڈی میں کساد بازاری جس کے باعث ہماری برآمدات کی طلب میں کمی واقع ہوئی۔

اندرونی محاذ پر بھی ہمیں اپنے حصے سے زائد مشکلات کا سامنا رہا ۔اس سال ملک میں مسلسل سیاسی غیر استحکام رہا جس کا آغاز مارچ 2007 میں عدلیہ کے بحران سے ہوا۔ امن وامان کی صورت حال بھی خطرناک حد تک بگڑ گئی جس کے مظاہر میں لال مسجد کا معاملہ، دہشت گرد بم دھماکوں کی شدت اور تسلسل اور اس کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں (FATA) میں جنگ وجدل کی صورتحال شامل ہیں۔اس سلسلے میں سب سے افسوس ناک واقعہ 27 دسمبر 2007 کو محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت کا تھا جس نے ملک کی معاشی اور سیاسی صحت پر طویل اور گہری تاریکی کا پردہ ڈال دیا۔ایک اندازے کے مطابق اس المناک سانحے کے بعد پانچ دن تک ہونے والی گڑبڑ سے ملکی برآمدات سے ہونے والی آمدن میں 200 ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔

اندرونی محاذ پر وہ چیلنجز درج ذیل ہیں جن کے باعث مذکورہ سال میں ہمارے برآمد کنندگان کو مقررہ وقت پر یا مسابقتی قیمتوں پر برآمدی آرڈرز پورا کرنے میں مشکل پیش آئی۔

- توانائی کی دستیابی میں کمی اور نتیجتاً بجلی اور قدرتی گیس کی لوڈشیڈنگ۔
- زر اور شرح تبادلہ کی پالیسیاں اور اس کے علاوہ رسد کے مسائل۔
- تنخواہوں کی ادائیگی اور خام مال خصوصاً خام کپاس کی خرید پر بڑھتے ہوئے اخراجات۔

- دیگر ممالک کی حکومتوں کی جانب سے ٹریول ایڈوائزریز Travel advisories کا اجراء جس کے باعث درآمد کنندگان کی پاکستان سے مال منگوانے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

- طویل المیعاد سٹرکچرل مسائل مثلاً مزدوروں کی ہنرمندی میں کمی اور ناقص انفراسٹرکچر۔

یہ حیران کن نہیں ہے کہ مذکورہ متعدد منفی عناصر کے باعث ہماری اقتصادی ترقی کی شرح گزشتہ سال کے 6.8 فیصد کے مقابلے میں کم ہوکر اس سال 5.8 فیصد رہ گئی۔ ترقی کی رفتار میں یہ کمی اشیاء کے پیداواری شعبوں مثلاً زراعت اور صنعتی اشیاء میں واضح ہے جس سے برآمدات پر گہرے منفی اثرات پڑے ہیں۔ درحقیقت زراعت کے شعبہ میں ترقی گزشتہ سال کے 3.7 فیصد کے مقابلے میں اس سال صرف 1.5 فیصد رہی ہے جب کہ دو بڑی فصلوں یعنی کپاس اور گندم میں بالترتیب 9.3 فیصد اور 6.6 فیصد منفی ترقی ہوئی۔ پیداواری شعبہ نے بھی گزشتہ عشرے میں سب سے کم شرح ترقی دیکھی جو کہ گزشتہ سال کے 8.1 فیصد کے مقابلے میں اس سال 5.4 فیصد رہی۔ بڑے پیمانے والی پیداواری شعبہ کی حالت اس سے بھی خراب رہی۔ اس شعبہ میں ترقی گزشتہ سال کے 8.6 فیصد کے مقابلے میں صرف 4.8 فیصد رہی۔

جو چیز حیرت انگیز ہے وہ یہ کہ پیداوار اور رسد کی تاریک صورت حال کے باوجود، اور ملک میں موجودہ دیگر اقتصادی رجحانات کی اکثریت کے برعکس، برآمدی شعبہ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور برآمدات میں سال 08-2007 میں 13.23 فیصد ترقی ہوئی۔ یہ حقیقتاً ہمارے اس کاروباری طبقے کی حیران کن کامیابی ہے جس نے پہلے بیان کردہ

چیلنجز کے سمندر کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ ہمارے برآمد کنندگان اپنی توجہ، لگن، حب الوطنی، مستقل مزاجی اور قوم اور معیشت کے لئے خدمت سرانجام دینے پر شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں۔ وزارت تجارت اور اس کے ذیلی اداروں کے ملازمین بھی تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے اس قومی مقصد کے حصول کو سہل بنانے کے لئے نجی شعبہ کو مکمل تعاون فراہم کیا۔

<u>برآمدات کی کارکردگی</u>

وزارت تجارت کو گزشتہ سال 19.2 بلین ڈالر کا برآمدی ہدف سونپا گیا تھا وہ درحقیقت ایک بڑا ہدف تھا کیونکہ 17 بلین ڈالر کا جو ہدف ہم نے 07-2006 حاصل کیا تھا وہ اس ہدف سے 2.2 بلین ڈالر زیادہ تھا۔ آپ کو اس بات سے مطلع کرنا میرے لئے باعث مسرت ہے کہ سال 08-2007 میں ہماری مجموعی برآمدات 19.22 بلین ڈالر تھیں جب کہ 07-2006 اور 08-2007 کے دوران اضافہ 2.246 بلین ڈالر رہا جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔اس کے علاوہ گزشتہ سال خدمات کی برآمدات جو کہ نیشنل اکاؤنٹس کے مختلف اجزا میں تقسیم ہیں 2.9 بلین ڈالر تھیں اور دفاع سے متعلق برآمدات 63.9 ملین ڈالر تھیں۔

برآمدات کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے جب ہم جولائی سے مئی سال 08-2007 کے گیارہ مہینوں کے دستیاب اعداد وشمار کا گزشتہ سال کے اسی عرصہ سے موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں برآمدات مجموعی طور پر 1.755 بلین ڈالر زیادہ نظر آئیں گی۔

فوڈ گروپ اشیاء کی برآمدات 561 ملین ڈالر بڑھیں جس میں چاول 480 ملین ڈالر چینی 72 ملین ڈالر پھل 32 ملین ڈالر اور مچھلی کی اشیاء 15 ملین ڈالر شامل تھیں۔

ٹیکسٹائل گروپ کی کارکردگی کمزور رہی کیونکہ اس کی مجموعی برآمدات 9591.9 ملین

ڈالر ہوئیں جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 245.8 ملین ڈالر یا 2.5 فیصد کم تھیں۔ جو برآمدات کم ہوئیں اس میں سوتی کپڑا 128 ملین ڈالر سوتی دھاگہ 124 ملین ڈالر بیڈ وئیر 94 ملین ڈالر اور تیار شدہ ملبوسات 39 ملین ڈالر شامل ہیں۔ ٹیکسٹائل کی کچھ اشیاء کی برآمدات میں اضافہ نوٹ کیا گیا جس میں آرٹ سلک اور سنتھیٹک ٹیکسٹائل 81 ملین ڈالر اور نٹ وئیر 31 ملین ڈالر شامل ہیں۔

ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات میں 2.5 فیصد کی کمی نے، جس کا ہماری مجموعی برآمدات میں ایک بہت بڑا حصہ تقریباً 57 فیصد ہے، ہماری مجموعی برآمدات کے فروغ کو بری طرح متاثر کیا۔ اس کمزور کارکردگی کے کچھ اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

- بیڈ وئیر جو ہماری برآمدات کا ایک بڑا اجزو ہے ہندوستان اور چین کے سخت مقابلے کی وجہ سے اس کی امریکہ کو برآمدات کم ہوئیں۔ اس کے ساتھ نیفٹا (NAFTA) کیفٹا (CAFTA) اور اگوا (AGOA) وغیرہ کے معاہدوں کے تحت ہمارے مدمقابل ممالک کو جو ترجیحی محصولات کی سہولت موجود ہے اس سے بھی ہماری برآمدات کم ہوئیں۔

- ہماری بیڈ لینن کی یورپین یونین میں برآمدات اوسطاً 5.7 فیصد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کی وجہ سے متاثر ہوئیں۔ مزید برآں ہمارے مدمقابل ممالک بنگلہ دیش، کمبوڈیا اور سری لنکا کو ڈیوٹی فری کی سہولت موجود ہے جب کہ ہمارے ٹیکسٹائل پر اوسطاً 17 سے 23 فیصد ڈیوٹی ہے۔ ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی جنوری رفروری 2009 تک ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد ہماری بیڈ لینن کی برآمدات بڑھنا شروع ہو جائیں گی۔

- کاٹن اور یارن کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے تولئے کی برآمدات کم ہوئیں۔
- ہمارے تاجروں پر ویزا کی پابندیوں اور بیرونی خریداروں کی پاکستان کے بارے میں سفری ہدایات نے ہماری ٹیکسٹائل کی مارکیٹنگ کو متاثر کیا۔ کیونکہ خریدار پاکستان نہیں آسکے۔
- معیار اور تعمیل کے معاملات پر کم توجہ کی وجہ سے بھی ہماری ٹیکسٹائل کی برآمدات کو نقصان پہنچا۔

تنوع (Diversification)

ہماری برآمدات کا بڑھنا اس لئے بھی متاثر ہوا کہ ہماری برآمدی اشیاء کو نئی جگہوں اور برآمدی منڈیوں تک برآمد کرنے پر کم توجہ دی گئی۔ اشیاء کے حوالے سے ہماری برآمدات ان چند اشیاء پر مشتمل ہیں جیسا کہ کاٹن کی اشیاء، سنتھیٹک ٹیکسٹایل، چمڑا، چاول اور کھیلوں کا سامان۔ سال 2007-08 کے پہلے گیارہ مہینوں کے دوران یہ تمام اشیاء ہماری مجموعی برآمدات کا تقریباً 72.4 فیصد رہیں۔ مارکیٹ کے حوالے سے ہماری 50 فیصد برآمدات حسب معمول سات ممالک کو ہوئیں۔ جن میں امریکہ، جرمنی، جاپان، برطانیہ، ہانگ کانگ، دبئی اور سعودی عرب شامل ہیں۔ اس طرح گزشتہ تجارتی پالیسیوں میں مختلف اقدامات کے تحت یہ کوشش مسلسل کی گئی ہے کہ ہماری اشیاء کی دونوں اطراف سے برآمدات مختلف اقدامات کی وجہ سے بڑھتی رہیں۔ اور اس سلسلے میں ہمیں خاطر خواہ پیش رفت نظر آرہی ہے۔

عالمی نقطہ نظر سے پاکستان کی بڑی 200 برآمدی اشیاء کا برآمدات میں تناسب 91 فیصد ہے جب کہ ان اشیاء کا عالمی مارکیٹ میں تناسب صرف 19 فیصد ہے اس کے معنی یہ

ہوئے کہ دنیا کی 81 فیصد اشیاء کی تجارت میں پاکستان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔سال 2006 کے دوران دنیا میں کل 5085 اشیاء کی تجارت ہوئی جس میں پاکستان نے صرف 1365 اشیاء کی تجارت کی ،تاہم یہ بھی حوصلہ افزا بات ہے جن عالمی منڈیوں میں پاکستان کی تجارت ہے۔وہاں اس کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔مثلاً عالمی منڈی میں حصہ کے تناسب سے پاکستان کاٹن یارن اور کاٹن فیبر کس میں پہلے نمبر پر ہے جب کہ کاٹن بیڈ لینن، ٹوائلٹ اور کچن لینن اور سوتی قمیضوں میں دوسرے نمبر پر اور چاول میں تیسرے نمبر پر ہے۔

بہتر رجحان یہ رہا کہ ہماری غیر روائتی برآمدی اشیاء کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ جو اشیاء ٹیکسٹائل کی نہیں ہیں اور جن کی برآمدات بڑھی ہیں ان میں پیٹرولیم گروپ 286 ملین ڈالر سیمنٹ 226 ملین ڈالر کیمیکل اور ادویات 210 ملین ڈالر زیورات 140 ملین ڈالر چمڑے کی مصنوعات 188 ملین ڈالر سرجیکل اور میڈیکل آلات 57 ملین ڈالر شامل ہیں ۔جو اشیاء متفرق اشیاء کے زمرے میں آتی ہیں ان اشیاء کی برآمدات اس عرصے کے دوران 337 ملین ڈالر کی ہوئیں۔ان میں سنگ مرمر، ماچس، پلاسٹک کی اشیاء ،لکڑی کی اشیاء ،سرامکس ،ٹائیلٹس ،سینٹری کی اشیاء اور گھریلو استعمال کی مختلف چیزیں شامل ہیں۔اس زمرے کی اشیاء کی تجارت کا بڑھنا اچھی ترقی کا مظہر ہے۔غیر روائتی اشیاء کی نئی منڈیوں تک رسائی سے ہماری قیمتی اشیاء کی برآمدات کو فروغ حاصل ہوگا۔

نئی منڈیوں کے حوالے سے سال 99-1998 میں جو سات منڈیاں میں نے پہلے بیان کی ہیں ان کو ہماری 53.4 فیصد برآمدات ہوئیں جب کہ سال 08-2007 میں یہ

تناسب کم ہو کر 44.4 فیصد رہ گیا۔اس سلسلے میں تین علاقائی گروپ ہماری برآمدات کے فروغ کے لحاظ سے انتہائی اہم ہیں۔

- لاطینی امریکی ممالک جیسا کہ برازیل، چلی ، کولمبیا، میکسیکو اور نکاراگوا۔
- افریقی ممالک جس میں ساؤتھ افریقہ، کینیا، مڈگاسکر اور موزمبیق شامل ہیں۔
- غیر روائتی یورپین منڈیاں جس میں گزشتہ سویت بلاک شامل ہے اس میں اسکینڈینویا، پولینڈ اور یونان شامل ہیں

اگر کوئی 04-2003 سے 07-2006 کے دوران برآمدی نمو پر نظر ڈالے تو معلوم ہو گا کہ اس عرصہ میں لاطینی امریکہ میں نمو کی شرح 114 فیصد، افریقہ میں 81 فیصد اور یورپین گروپ کے ممالک میں 60 فیصد رہی۔

برآمدات میں تنوع کا رجحان بڑا صحتمند ہے اور اس کو جاری رہنا چاہئے۔لیکن مستقبل قریب میں ہم ٹیکسٹائل کی برآمدات پر اپنی مرکوز توجہ کو تبدیل کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے کیونکہ ہماری کل برآمدات میں اس کا حصہ 57 فیصد ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا کی تجارت میں ٹیکسٹائل اور پارچا جات کا حصہ 4.5 فیصد ہے اور دنیا کی تجارت میں پاکستان کی ٹیکسٹائل اور پارچا جات کا حصہ صرف 2.15 فیصد ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبہ میں پاکستان کو متعدد ممالک سے شدید مقابلے کا سامنا ہے۔ دوسری طرف ہمارے لئے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں ۔ کیونکہ ہمارے کچھ مد مقابل ممالک اس شعبہ میں بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے اپنی برتری کھو رہے ہیں جس میں چین بھی شامل ہے۔ ہمارے ٹیکسٹائل پارچا جات

تیار کرنے والوں کو چاہئے کہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور پاکستان میں شروع ہونے والے چین کے لئے مخصوص صنعتی زونز (China Specific Industrial Zones) میں چین کے ساتھ مشترکہ منصوبے شروع کر کے پیداواری سہولیات کو بڑھائیں۔

<u>سالانہ درآمدات اور تجارتی خسارہ</u>

وزارت تجارت برآمدات بڑھانے کے لئے تسلسل سے کام کرتی ہے اور برآمدات کے بڑے اہداف مقرر کئے جاتے ہیں ۔ درآمدات کے آئندہ تخمینے (Projection) جس کا سالانہ تجارتی پالیسی میں ذکر ہوتا ہے وہ زیادہ تر مستقبل کے اندازوں پر تیار کئے جاتے ہیں مزید یہ کہ وزارت تجارت درآمدات کے حجم پر مستعدی کے ساتھ قابو نہیں پا سکتی جس کی وجہ اردگرد کے حالات اور حکومت کی ضروریات ہیں جو کہ اس کی اپنی عمل داری سے باہر ہوتی ہیں ۔ اس سے قطعہ نظر کہ مجموعی درآمدات جو کہ 2007-08 میں 39.97 ارب ڈالر رہیں اور ہماری تجارت میں 20.77 ارب ڈالر خسارے کی وجہ بنیں۔ درج ذیل اسباب اس سال تجارت میں خسارے کی وجہ رہے:۔

- تیل کی قیمتوں میں اضافہ جس سے اس کی درآمدات کا بل 11.3 ارب ڈالر تک بڑھ گیا جو کہ گزشتہ سال 7.3 ارب ڈالر تھا۔
- گندم کے بحران سے عہدہ براء ہونے کے لئے گندم کی پہلے سے زیادہ قیمت پر درآمد یعنی 820 ملین ڈالر بھی درآمدات کے بل میں اضافہ کا سبب ہے ۔
- پام آئیل کی قیمتوں میں 502.7 ڈالر فی میٹرک ٹن سے 839.3 ڈالر فی میٹرک ٹن اضافے سے درآمدات کے بل میں 558 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

- ملک میں خام کپاس کی فصل کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 687 ملین ڈالر کی خام کپاس کی درآمد۔

- مشینری کی درآمد میں 493 ملین ڈالر اضافہ جس میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری میں 315 ملین ڈالر کا اضافہ شامل ہے۔

- کھادوں کی درآمد میں 491 ملین ڈالر کا اضافہ جبکہ کیمیکلز کی درآمد میں 577 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

دیگر الفاظ میں ہماری درآمدات تقریباً 86 فیصد مشینری، خام مال کے علاوہ دوسری ضروری اشیاء مثلاً پیٹرولیم اور غذائی اشیاء پر مشتمل ہیں جس نے ان کو غیر لچک دار بنا دیا۔ جب کہ باقی 14 فیصد میں ٹرانسپورٹ (6%) اور متفرق اشیاء (8%) ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چائے، موبائل فون، ٹیکسٹائل مشینری اور آٹو مبیلز (CBU اور CKD دونوں) کی درآمد میں گزشتہ 11 مہینوں میں کمی کا رجحان رہا۔

اگر ہم پچھلے سالوں یعنی 2003-04 سے تجارتی رجحان کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ پہلے دو سالوں میں برآمدات میں اضافہ تقریباً 2 ارب ڈالر سالانہ رہا جبکہ 2006-07 میں صرف نصف ارب ڈالر، دوسری طرف 2004-05 میں درآمدات میں اضافہ تقریباً 5 ارب ڈالر رہا اور 2005-06 میں 8 ارب ڈالر رہا اور اس کے بعد 2006-07 میں صرف 2 ارب ڈالر کا اضافہ رجسٹرڈ ہوا۔ لہذا 2006-07 میں دونوں یعنی درآمدات اور برآمدات کے اضافہ میں کمی آئی۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ درآمدات اور برآمدات کے اضافے میں باہمی گہرا تعلق ہے۔

اس سال بھی درآمدات میں پچھلے سال کے مقابلے میں 9.428 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ برآمدات میں بھی 2.246 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔

سٹرکچرل چیلنجز (Structural Challenges)

ہماری تجویز کردہ برآمدی طریقہ کار کو موجودہ challenges سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہونا چاہیئے جس کا ذکر میں نے تعارفی الفاظ میں کیا تھا اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ان طویل المدت سٹرکچرل ہینڈی کیپس structural handicaps کو بھی کم سے کم کرنا چاہیے جن کا ہمیں سامنا ہے۔ان میں سے کچھ structural challenges_ کا تعلق طلب اور رسد سے ہے:۔

(الف) ہمیں مسابقت (competitiveness) میں کم درجہ حاصل ہے جس کی وجہ ہماری اپنی اندرونی نا اہلی ہے جس سے ہمارے کاروبار کرنے کے اخراجات مقابلتاً زیادہ ہیں۔

(ب) کمزور حکمرانی (Poor governance) اور زیادہ سرخ فیتے (red tape) کے نتیجے میں پیدا کنندگان (producers) اور برآمد کنندگان کو اضافی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

(پ) بجلی کا نظام درست نہیں لہذا پیدا کنندگان کو مہنگی input ملتی ہیں۔

(ت) بنیادی ڈھانچہ خصوصاً مواصلات کا نظام کم درجے کا (Sub standard) ہے۔جس کے نتیجے میں برآمدات پر اضافی اخراجات آتے ہیں۔

(ٹ) سرمائے پر زیادہ اخراجات (High cost of capital)

(ث) legal dispute resolution system پر انحصار کم ہونے سے سرمایہ کاری اور تجارتی سرگرمیوں میں کمی۔

(ج) تعلیم اور ہنر مندی میں کمی کی وجہ سے ہماری افرادی قوت کی کم پیداواری صلاحیت ۔

(چ) بہتر اشیاء کی پیداوار اور سروس کے معیار پر کم توجہ۔

(ح) برآمدات میں تنوع (diversification) پر کم توجہ اور کپڑے کی صنعت پر زیادہ انحصار۔

مقاصد

ہماری برآمدات کے بنیادی ڈھانچے میں چند مسلسل مشکلات گنوانے کے بعداب میں آپ کو وہ مقاصد بھی بتانا چاہوں گا جو تجارتی پالیسی اور برآمدی حکمت عملی وضع کرنے میں ہمارے پیش نظر رہے۔ وہ مقاصد یہ ہیں:۔

- تجارتی پالیسی کا مرکز عوام ہونے چائیں۔ یعنی یہ غربت میں کمی کرنے میں مددگار ہو۔ اس مقصد کا حصول زیادہ برآمدات کر کے کیا جاتا ہے، جس سے قابل برآمد فاضل پیداوار اور زیادہ ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

- تجارتی پالیسی کا ہدف زیادہ برآمدی زرمبادلہ کمانا ہونا چاہیئے ۔ اس کا حصول زیادہ یونٹ ویلیو کی مصنوعات کی حوصلہ افزائی اور مدد دینے سے ہوتا ہے ۔ اس کا حصول بہتر معیار، مالیت میں اضافہ اور بین الاقوامی معیارات پر عمل سے ہے۔

- زیادہ زور مسابقت کاری میں بہتری لانے پر ہے یہ بہتری، کاروبار کی لاگت میں کمی، استعداد کار کو بہتر بنانے میں مدد دینے اور عمودی استحکام لانے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

- کاروبار میں معاونت فراہم کرنا۔ جو تجارتی سرگرمیوں اور منڈی تک رسائی میں اضافہ سے ممکن ہوسکتی ہے۔
- برآمدی مصنوعات اور منڈیوں میں تنوع پیدا کرنا۔

<u>برآمدی حکمت عملی</u>

2008-09 کی تجارتی حکمت عملی مندرجہ بالا مقاصد کو پیش نظر رکھ کر طے کی گئی ہے۔ اس کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

- وزارت تجارت اور ٹی ڈی اے پی (TDAP) منڈیاں حاصل کرنے کے مواقع، صارفین کی ترجیحات، کوالٹی، دیگر معیارات اور دیگر ممالک کی بہترین مثالوں کے بارے میں حاصل کردہ معلومات کو بہتر بنائے گی اور انہیں شراکت کاروں (stakeholders) تک پہنچائے گی۔
- ٹی ڈی اے پی (TDAP) کے ذریعہ تجارت کا فروغ۔یعنی نمائشوں کا انعقاد، تجارتی میلوں اور تجارتی وفود میں شمولیت، اس کے علاوہ وزارت تجارت کی کوششیں بھی شامل ہیں جو مزید منڈیوں تک رسائی کے مواقع حاصل کرنے کے لئے تجارتی حکمت عملی کے ذریعہ کر رہی ہے۔ اس میں ہمارے برآمد کنندگان کو بیرونی ممالک میں درپیش کسی بھی نان ٹیرف رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے کی جانے والی کوششیں بھی شامل ہیں۔ ہم چین، ملائشیاء، اور سری لنکا کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدوں (FTAs) سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔
- کاروبار کرنے کی لاگت کم کرنے میں مدد دے کر اپنی برآمدات میں مقابلے کی سکت بڑھانا۔ موجودہ طریقہ کار کو آسان بنانے کے لئے مختلف

اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ۔جس میں مختلف برآمدی شعبوں میں صفر شرح پر ریلیف فراہم کرنا شامل ہے۔

- پرائیویٹ شعبہ کی مدد کے لئے حکومت کے دیگر محکموں کے ساتھ باہم رابطہ کے ذریعہ برآمد کنندگان کی پیداوار بڑھانے میں مدد دینا ۔اس مقصد کے لئے ایک اعلیٰ اختیاراتی رابطے کے طریقہ کار کو ازسرنو فعال کیا جائے گا۔کیونکہ متعدد برآمد کنندگان کو درپیش مسائل کا حل دیگر محکموں کے پاس ہے ۔

- فیزیکل انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے حکومت کے متعلقہ اداروں کے ساتھ باہم رابطہ رکھنا۔کیونکہ اس کی خراب صورت حال کی وجہ سے برآمد کنندگان کو فاضل لاگت برداشت کرنا پڑتی ہے۔

- موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر نقد ترغیبات یا سبسڈی دینے کی بجائے ایکسپورٹرز کی استعداد کار بڑھانے کی کوششوں پر زور دیا جائے گا۔جس میں پیداواریت بڑھانے کے پروگرام مثلاً انسانی وسائل کی مہارت کو ٹریننگ کی سہولت سے موجودہ دور کے مطابق بڑھانا شامل ہے۔

- عام برآمداتی اشیاء میں تنوع پیدا کر کے زرعی مصنوعات کی تجارت میں اضافہ کی حوصلہ افزائی کرنا ۔اس پالیسی سے پیداواری شعبہ میں مدد ملے گی اور SMEs کو بھی سہولت حاصل ہو گی۔اس اپروچ کا فائدہ یہ ہے کہ SMEs میں کم سرمایہ کاری سے زیادہ ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ زیادہ مالیتی جدید معلومات پر مبنی مصنوعات بنانے کا آغاز کرنے والے بن سکتے ہیں۔

- کوالٹی میں بہتری لانے میں ایکسپوٹرز کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔اس سے صارفین کی جدید ترین ترجیحات پوری کرنے ، بین الاقوامی معیارات پر پورا

اترنے، متعلقہ تصدیق نامے حاصل کرنے اور قابل برآمد فاضل پیداوار حاصل کرنے میں سہولت ملے گی۔

- ہم گزشتہ پالیسی کے اقدامات جاری رکھیں گے۔ جو برآمدات بڑھانے میں اہم ثابت ہورہے ہیں۔

رواں سال میں ہمیں 20.77 بلین امریکی ڈالر کے تجارتی خسارے کا سامنا ہے۔تجارت بڑھانے کی ہماری حکمت عملی تجارتی خسارہ کم کرنے کا بہترین حل ہے۔

برآمدات کے لئے اقدامات

جس حکمت عملی کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے اس کے مطابق اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے کئی پالیسی اقدامات وضع کئے گئے ہیں۔ یہ اقدامات درج ذیل ہیں:۔

برآمدات کے لئے عارضی درآمدات

اشیاء کی پیداواری قیمتیں کم کرنے اور ان کو مقابلتاً زیادہ بہتر (competitive) بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:۔

- پلانٹ، مشینری اور آلات جو کہ صنعتی یونٹ بنانے کے لئے ڈی ٹی آر ای (DTRE) سکیم کے تحت درآمد کی جائیں ان پر ڈیوٹی اور ٹیکس نہیں ہوگا۔
- Inputs کو ڈی ٹی آر ای (DTRE) کے تحت بھارت سے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی اگرچہ یہ بھارت سے درآمد کی جانے والی اشیاء کی فہرست میں شامل نہ بھی ہو۔
- عارضی درآمدی خام مال (SRO 1065) سکیم کے تحت اس کا

retention period جوکہ موجودہ 12 مہینے ہے اس کو 18 مہینے تک توسیع دی جائے گی اور اس کو DTRE کے برابر لایا جائے گا۔

صفر شرح پر برآمدات (Zero rating of exports)

حکومت کا یہ عہد (committtment) ہے کہ برآمدات کو مکمل طور پر صفر شرح پر لایا جائے گا اور اس سلسلے میں بالواسطہ ٹیکس جو کہ تجارتی اشیاء کی پیداوار پر ادا کیا گیا ہوگا واپس کیا جائے گا۔

- FBR اور وزارت تجارت مشترکہ طور پر ایک اسٹڈی کریں گے جس میں یہ اندازہ لگایا جائے گا کہ اس مد میں کتنی رقم واجب الادا ہوگی۔
- تاہم آغاز میں value added پیداوار کی حوصلہ افزائی خصوصاً وہ اشیاء جو SMEs نے بنائی ہوں کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے ان پر drawback rate کو FOB کے 1% کی اشیاء سے بڑھا دیا جائے جس کا اطلاق 14 پیداواری اشیاء پر ہوگا۔ جو یہ ہیں (i) خیمے، کینویس، (ii) بجلی کا سامان، (iii) قالین، غالیچے اور میٹس، (iv) کھیلوں کا سامان، (v) جوتے، (vi) آلات جراحی، (vii) برتن/ کٹلری، (viii) Onyx manufactured, (ix) بجلی کے پنکھے، (x) فرنیچر، (xi) آٹو پارٹس، (xii) ہینڈی کرافٹس، (xiii) جیولری اور (xiv) ادویات۔

برآمدات میں مزید سہولتوں کے لئے نئی سکیم

برآمدات کے سیکٹر سے متعلق صفر شرح پر درآمدات کی تمام سکیموں مثلاً DTRE اور عارضی درآمدی سکیموں (SRO-1065) میں بہت زیادہ کاغذی کارروائی شامل ہے۔ برآمد کنندگان کو سہولت فراہم کرنے کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک نئی

سکیم شروع کی جائے جس میں برآمدی مال کی fob مالیت کے مطابق ایک اعلان کردہ Notified percentage تک inputs کوصفر شرح کی بنیاد پر درآمد کیا جا سکے گا۔ اس سکیم میں یہ لچک موجود ہوگی کہ برآمد کنندہ اپنی مجموعی entitlement کی حد کے اندر اعلان کردہ لسٹ (notified list) میں موجود اشیاء میں سے کسی بھی شے کی کوئی بھی مقدار درآمد کر سکتا ہے۔

<u>ڈی ٹی آر ای ایکسپورٹ ریجنریٹیڈ پی ایس ایف (DTRE export of regenerated PSF)</u>

اس بات کا امکان موجود ہے کہ استعمال شدہ پرانی بوتلیں بشرطیکہ مضر صحت نہ ہوں درآمد کر کے ان سے برآمد کرنے کے لئے دوبارہ پولیسٹر اسٹیپل فائبر بنائی جائے۔

- ڈی ٹی آر ای (DTRE) سکیم میں یہ خامی پائی جاتی ہے کہ اس میں عارضی درآمد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
- یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈی ٹی آر ای سکیم کے تحت خالی بوتلوں کے اسکریپ کی درآمد کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ وہ مضر صحت نہ ہوں تا کہ اس سے پولیسٹر اسٹیپل فائبر بنا کر اس کو برآمد کیا جائے۔

<u>ادویات (Pharmaceuticals)</u>

ادویات کی برآمدات کے روشن امکانات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ادویات کے نئے پلانٹس لگانے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اب پلانٹ، مشینری، اور آلات میں سرمایہ کاری پر پہلے سال 90 فیصد accelerated depriciation allowance facility حاصل ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ قومی ادارہ صحت میں - bio

availability and bio - equivalence لیبارٹریاں قائم کرنے کے لئے وزارت صحت ایک منصوبہ تشکیل دے گی ۔

اس وقت ادویات کے برآمد کنندگان کو اس بات کی اجازت ہے کہ اپنی گزشتہ سال کی برآمدات کے 5 فیصد مفت نمونے (free samples) برآمد کر سکتے ہیں اس شعبے کی برآمد کنندگان کو مزید سہولت فراہم کرنے کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ برآمد کنندہ کمپنیاں گزشتہ سال اپنے تجارتی مال کی برآمد کردہ مقدار کے 10 فیصد تک مفت نمونے برآمد کر سکیں گی اس کے علاوہ اس سیکٹر کو اپنی برآمدات کی آمدن کا 15 فیصد اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہو گی۔

ادویات میں بائیوٹیک ڈرگز ایک high tech value added ذیلی شعبہ ہے جس کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے اس ذیلی شعبہ کو قائدانہ صنعت کا درجہ دینا اور اس کو ٹیکس میں مراعات دینا ہماری توجہ کا مستحق ہے تجارت، صنعت اور خزانہ کی وزارتوں اور FBR پر مشتمل ایک کمیٹی اس سلسلے میں حکومتی فیصلے کے لئے تفصیلی تجویز تشکیل دے گی

سمندری غذا (Seafood)

سمندری غذا کے شعبے کو مدد فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

- FAO/Infofish for Consultancy Service کا بندوبست aquaculture کے تعاون سے کیا جائے گا۔
- TDAP اور سندھ حکومت کے تعاون سے کراچی فش ہاربر پر Peeling shed بنایا جائے گا۔ اس کے اخراجات کا بندوبست PSDP کے ذریعے کیا جائے گا۔

- سندھ حکومت مچھیروں کی ماہی گیری کے بارے میں تربیتی پروگرام شروع کرے گی۔ Trainers کی ٹریننگ کا ابتدائی پروگرام TDAP کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

قیمتی پتھر اور زیورات (Gems & Jewelry)

اس شعبے کی برآمدات بڑھانے، سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور اس میں تمام برآمد مخالف مشکلات کو ختم کرنے کے لئے سونا، چاندی، پلاٹینم، پیلاڈیم، ہیرے اور دوسرے قیمتی پتھروں کو کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

معدنیات کی برآمدات

معدنیات سے متعلق صنعت کے لئے اچھی قسم کے پتھروں کو مزید بہتر بنانے کے لئے اُن کی دستیابی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے، کیونکہ پتھروں کو توڑنے (Blasting) کی وجہ سے قیمتی وسائل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس نقصان سے بچنے کے لئے کہ کان کنی اور قیمتی پتھر نکالنے اور دھاتوں کو گرائنڈ کرنے کی مشینری بھارت سے بھی درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

چمڑا

اس وقت چمڑے کے برآمدکنندگان کو ماحولیاتی معیار پر عمل درآمد کے لئے in-house effluent treatment پلانٹ لگانے کے لئے قرض پر 6 فیصد سہولت دی جاتی ہے۔ اس کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ EDF سے دی جانے والی سبسڈی بڑھا کر 8 فیصد یا قرض کا 50 فیصد دونوں میں سے جو بھی کم ہو کر دی جائے گی۔

☆ چمڑے کے برآمدی ملبوسات کے یونٹس میں Study کرانے کے لئے کنسلٹنٹ کی تقرری Cost sharing basis پر جاری رہے گی۔

فرنیچر (Furniture)

فرنیچر برآمد کرنے کی صلاحیت wood seasoning پلانٹ اور ہنر مند مزدوروں کی کمی کی وجہ سے انحطاط پزیر ہے۔ وزارت صنعت wood seasoning plant قائم کرے گی اور NAVTEC بھی کچھ جدید طرز کے vocational training سینٹرز مزدوروں کی استعداد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے قائم کرے گی۔

ہارٹیکلچر (Horticulture)

فلوریکلچر (Floriculture) کی برآمدات کوترقی دینے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے حکومت پنجاب کے تعاون سے لاہور کے قریب ایک فلورا کامن فیسیلٹی (Flora Common Facility) سینٹر قائم کیا جائے گا، اوراس کی کامیابی کی صورت میں ایسے پراجیکٹ دوسرے صوبوں میں بھی شروع کئے جائیں گے۔

- ہارٹیکلچر پیداوار کی برآمد میں سہولت مہیا کرنے کے لئے حکومت سندھ کے تعاون سے کراچی میں ایک irradiation facility based on latest E- Beam technology قائم کی جائے۔

- یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہارٹیکلچر کے لئے کول چین اور کولڈ اسٹورتج کے سلسلے میں لیئے گئے قرض پر موجودہ %6 شرح مارک اپ کو تبدیل کر کے 8 فیصد یا موجودہ شرح مارک اپ کا50 فیصد سبسڈی دونوں میں سے جو بھی کم ہو دی جائے گی۔ امبریلا نیشنل ٹریڈ کوریڈور پروگرام (Umbrella National Trade Corridor Programme) میں بھی کول چین انفراسٹرکچر کی ترقی کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے ہارٹیکلچر کی برآمدات کو صنعت کا درجہ دیا جائے گا، تاکہ وہ صنعتی قرض اور ٹیکس میں سہولت وغیرہ کا فائدہ اٹھا سکے اور اس طرح اس شعبہ سیکٹر کو شدت سے درکار جدت اور بنیادی ڈھانچہ میں ترقی کے حصول میں سہولت پہنچائی جائے گی۔

چاول

دیگر فصلوں کا چاول کے زیر کاشت رقبہ پر شدید دباؤ ہے جس سے پیداوار میں کمی ہو رہی ہے کیونکہ سپر باسمتی کے بعد زیادہ پیداوار دینے والی باسمتی کی کوئی قسم متعارف نہیں کرائی گئی ہے۔ان دو عوامل کا مجموعی اثر قابل برآمد فاضل پیداوار ختم کر سکتا ہے۔اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ؛

- وزارت خوراک، زراعت اور لائیوسٹاک نئی اقسام پیدا کرے اور زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کرنے پر توجہ دے۔
- چاول پیدا کرنے والے علاقوں میں میچنگ گرانٹ کی بنیاد پر دھان کاٹنے اور سکھانے کی مشینیں (Paddy harvesters & Paddy dryers) فراہم کی جائیں۔

وزارت خوراک , زراعت اور لائیو سٹاک اس مقصد کے لئے Agri business Support Fund کے استعمال کو ممکن بنانے کی کوشش کرے گی۔ آغاز میں ڈیمانسٹریشن کے لئے EDF سے وزارت خوراک، زراعت ولائیوسٹاک کو چار Dryers اور Harvesters فراہم کئے جائیں گے۔مزید برآں رائس فارم مشینری یعنی دھان کے ہارویسٹر اور ڈرائیرس (paddy harvesters and dryers) بھارت سے بذریعہ سڑک واہگہ سے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

- چاول کے بیج کی جانچ پڑتال کے بغیر درآمد فصل کو بیماری لاحق ہونے کے خطرے کو بڑھا دیتی ہے چنانچہ اب اس طرح کی تمام درآمدات سخت اقدامات کے تحت ہوں گی۔

اس مقصد کے لئے سیڈا ایکٹ اور دیگر متعلقہ قوانین میں مناسب ترامیم کی جائیں گی۔

نباتاتی ہیلتھ سپلیمنٹس (Herbal Health Supplements)

نباتاتی ادویات کی برآمدات کی ترویج کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فارماسیوٹیکل مصنوعات کی طرح ہربل ادویاتی مصنوعات کی بھی بیرون ملک لاگت کا 50 فیصد حکومت برداشت کرے گی۔

دستکاریوں کی برآمد

دستکاریاں کسی ملک کا تہذیبی اثاثہ ہوتی ہیں اور ان سے دنیا بھر میں اونچی قیمت حاصل کی جاتی ہے۔ اس شعبہ کو ترقی دینے اور اسے کار آمد صنعت بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

- بین الاقوامی شہرت کے Consultants مقرر کئے جائیں گے جو دستکاریوں کی ترقی کے لئے ایسی تجاویز دیں جن سے ہماری دستکاریوں کی برآمدات میں کئی گنا اضافہ ہوسکے۔

- ماہر دستکاروں Master Craftsmen کو بین الاقوامی ڈیزائنوں اور رجحانات سے روشناس کرایا جائے گا۔

- اس سلسلے میں وزیر اعظم کے "ایک گاؤں۔ایک پراڈکٹ" پروگرام سے متعلقہ مختلف سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

حلال فوڈ پروڈکٹس کی برآمد

مشرق وسطیٰ میں قابل ذکر مقدار میں حلال خوراک درآمد کی جاتی ہے۔ دیگر ممالک میں مسلمان صارفین بھی حلال طریقہ پر ذبحہ کئے گئے جانوروں اور پراسس شدہ فوڈ پروڈکٹس

میں حلال اجزا کے بارے میں بڑے حساس ہیں۔جس کے لئے حلال ہونے کا تصدیق نامہ ضروری ہے۔ایک حلال سرٹیفیکیشن بورڈ (Halal Certification Board) قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو وزارت سائنس اورٹیکنالوجی کے تحت یہ بورڈ حلال خوراک کی مصنوعات کی برآمدات کے لئے حلال معیارات اور سرٹیفیکیشن کا طریقہ کار وضع کریگا اور اس پرعمل درآمد کروائے گا۔

- اس وقت سرمایہ کاری پر مارک اپ کے پہلے 6 فیصد کو ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ(EDF) سے ادائیگی کے ذریعے ان برآمد کنندگان کوسہولت فراہم کی جاتی ہے جنہوں نے مذبحہ خانے(slaughter houses) قائم کیے ہوں۔یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سہولت کو بڑھایا جائے اور اب EDF سے پہلے 8 فیصد یا مارک اپ کا 50 فیصد ان میں سے جوکم ہوادا کیا جائے گا۔

آٹوموبائیل شعبہ (Automobile Sector)

برآمد کنندگان غیر ملکی خریداروں کو 25,000 امریکی ڈالر مالیت کے نمونے باہر بھیج سکتے ہیں۔چونکہ گاڑیوں کی فی یونٹ قیمت زیادہ ہوتی ہے اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ آٹوموبائیل کے لئے یہ حد 25,000 سے بڑھا کر 50,000 ڈالر کردی جائے۔

ایکسپورٹ کلسٹر کی ترقی (Development of Export Clusters)

ساری دنیا میں پیداوار اور برآمدات بڑھانے میں صنعتی clusters کا قیام انتہائی مددگار ثابت ہوتا ہے اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ TDAP مندرجہ ذیل نئے clusters قائم کرے گا۔

- آلات جراحی، سیالکوٹ
- دستانے اور ذاتی تحفظ کے آلات، سیالکوٹ
- کھیلوں کے پہناوے، سیالکوٹ
- چمڑا اور چمڑے کی اشیاء، سیالکوٹ اور چارسدہ
- کھیلوں کا سامان، سیالکوٹ
- ویونگ اور ٹیکسٹائل پروسیسنگ کا شعبہ (Weaving and Textile processing Sector، فیصل آباد
- لائٹ انجینئرنگ سیکٹر (Light Engineering Sector)، گوجرانوالہ
- آٹو پارٹس (Auto Parts)، لاہور
- سرامیکس (Ceramics)، ملتان اور ہالہ
- اجرک اور چوڑیاں (Ajrak and Bangles)، حیدرآباد اور ہالہ
- کشیدہ کاری (Embroidery)، بلوچستان

برآمدی معیار اور پیمانے (Export Quality & Standards)

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ زرعی مصنوعات کو برآمد کرنے کے لئے جہاز میں لادنے سے پہلے رضاکارانہ (voluntary) معائنہ اور نمونے لینے کا ایک نظام متعارف کرایا جائے، اس سلسلے میں وزارت خوراک و زراعت و لائیوسٹاک اور وزارت سائنس و ٹیکنالوجی سے مشاورت کے بعد وزارت تجارت مصنوعات، متعلقہ معیارات اور منظور شدہ لیبارٹریوں کی فہرست مشتہر کرے گی۔

فیڈرل ایکسپورٹ پروموشن بورڈ(Federal Export Promotion Board)

جیسے کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب تمام حکومتی پالیسیاں اس ہدف کے حصول کے لئے باہم اچھی طرح مربوط ہوں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس مقصد کے لئے مطلوب ایک موثر اور اعلی سطحی باہمی رابطہ (high level coordination) فراہم کرنے کے لئے فیڈرل ایکسپورٹ پروموشن بورڈ کو وزیر اعظم کی سربراہی میں متحرک کیا جائے اور اس کی تشکیل نو کی جائے۔

تجارتی تنازعات کا حل(Trade Dispute Settlement)

تجارتی تنازعات کے حل کی موثر حکمت عملی کی موجودگی سے پاکستانی اشیاء خریدنے کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے خریداروں کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب کہ ہمارا موجودہ نظام غیر موثر ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وزارت تجارت کے انتظامی کنٹرول کے تحت ایک Trade Dispute Settlement Organization قائم کی جائے جو تجارت سے پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرے۔

ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (Trade Development Authority of Pakistan)

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ٹی ڈی اے پی کے کام اور ڈھانچے کا از سر نو جائزہ لیا جائے تاکہ اسے برآمد کنندگان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ فعال بنایا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے مستقبل قریب میں ضروری تبدیلیاں بشمول ٹی ڈی اے پی ایکٹ میں ترامیم کی جائیں گی۔

انتظامی استعداد کار (Management Efficiency)

برآمدی صنعتوں کی نااہلیاں مقابلہ کی سکت (competitiveness) کو کم کرتی ہیں اوران کی پیداواری استعداد بہتر بنانے کے لئے انہیں تکنیکی مدد کی ضرورت ہے۔ ایشین پروڈکٹوٹی آرگنائزیشن اور جرمن کوآپریشن ایجنسی (GTZ) کے تعاون سے نیشنل پروڈکٹوٹی آرگنائزیشن (NPO) صنعتی یونٹوں کی استعداد کار کا آڈٹ کرتی ہے۔ لیکن اس کی پہنچ بہت کم ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پیداوار، انرجی اور مزدوروں کی پیداواریت (productivity) آڈٹ کے آڈیٹرز کی ٹریننگ آف ٹریزز کے لئے EDF سے NPO کو سرمایہ فراہم کیا جائے۔

شمالی علاقہ جات

شمالی علاقہ جات کی برآمدی استعداد کو پوری طرح بروئے کار لانے اور وہاں کے برآمد کنندگان کو سہولت فراہم کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شمالی علاقہ جات میں TDAP کا ایک دفتر کھولا جائے۔

- مزید برآں وزارت خوراک، زراعت اور لائیو سٹاک، چیری اور دیگر پھلوں کے تصدیق نامے جاری کرنے کے لئے پاک چین سرحد پر SPS کنٹرول کے انتظامات کرے گی۔ کیونکہ ان اشیاء کی چین کی منڈی میں بہت مانگ ہے۔

برآمدی سہولت (Export Facilitation)

افغانستان کے صوبے پکتیا (گردیز) اور خوست کو برآمدات سہل بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاک۔افغان سرحد پر ایک مناسب جگہ پر کسٹم اسٹیشن قائم کیا جائے گا اس سے پاکستان سے مذکورہ ایریا کی طرف مال برداری کی لاگت اور مال پہنچانے کے وقت میں کمی آئے گی۔

تجارتی سفارتکاری (Trade Diplomacy)

چین کے ساتھ آزادانہ تجارتی معاہدہ (FTA) پر خاص طور پر معاہدے کے سرمایہ کاری کے چیپٹر پر دوبارہ مذکرات کئے گئے ہیں۔ان مذاکرات کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے چائنا اسپیسیفک زونز (China specific zones) میں چین سے کم ازکم 40 فیصد FDI کی بنیاد پر صنعتیں لگانے کے لئے سہولت اور ٹیکسوں میں چھوٹ مہیا کی جائیں گی۔چین نے یہ ذمہ لیا ہے کہ پاکستان میں جہاں کہیں بھی ان زونون میں اشیاء تیار کی جائیں گی ان کے لئے چین کو ڈیوٹی فری برآمد کی سہولیت موجود ہوگی۔ اس طرح دوطرفہ آزادانہ تجارتی معاہدے میں موجود اشیاء کے دائرہ کار کو بڑھادیا گیا ہے، یہ دوبارہ کیا ہوا معاہدہ ایک پروٹوکول کے ذریعے نافذ العمل ہوگا جس پر اس سال وزیراعظم کے چین کے دورے کے موقع پر دستخط کئے جائیں گے۔

- تجارتی پالیسی کے دائرہ کار کو بڑھانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکستان سافٹا (SAFTA) کی دوبارہ مذاکرات والی فہرست میں شامل ہوگا اور سارک مما لک کے خدمات میں تجارت کے علاقائی معاہدوں میں شامل ہوگا۔
- آسیان مما لک میں ہماری بھرپور توجہ اس بات پر مرکوز رہے گی کہ ہمارے برآمدکنندگان کو یکساں مواقع اور منڈیوں تک رسائی حاصل ہو۔

درآمدی حکمت عملی

اس سال ہماری درآمدی حکمت عملی نہ صرف وسیع تجارتی خسارے کو کم کرے گی بلکہ ان درآمدات کے لئے سہل ہوگی جس سے ہماری برآمدات میں مقابلے کا رجحان پیدا ہوجس

سے برآمدات کے مجموعی مقدار اور مالیت میں اضافہ ہوگا ان درآمدات کو سہولت دینے کی ضرورت ہے جن کا محور عوام ہوں اور جس سے ضروری اشیائے خوراک مناسب قیمت پر مہیا ہوں۔

درآمدی اقدامات

درآمدی حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال مندرجہ ذیل نئے اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

(i) استعمال شدہ بسوں کی درآمد (ٹی آر سکیم)

اس وقت بسیں جو 3 سال سے زیادہ پرانی نہ ہوں ان کو ٹی آر سکیم کے تحت درآمد کرنے کی اجازت ہے۔اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے جو بسیں 5 سال سے زیادہ پرانی نہ ہوں اس سکیم کے تحت درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔یہ سہولت ہمارے باہر مقیم پاکستانی جو واپس آ رہے ہیں ان کے لئے مددگار ثابت ہوگی۔ان کے لئے اقتصادی مواقع پیدا ہوں گے اور اس سے اندرون شہر کے روٹس پر بسوں کی کمی کا بھی خاتمہ ہوگا۔

(ii) استعمال شدہ کرائیوجینک کنٹینر (Cryogenic Containers)

لیکویفائیڈ گیسز وغیرہ کی تیاری کی لاگت میں کمی لانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے صنعتی اداروں اور استعمال کنندگان کو استعمال شدہ کنٹینر/سلنڈر درآمد کرنے کی اجازت ہو گی بشرطیکہ ڈپارٹمنٹ آف ایکپلوزو سے پہلے این او سی لینا ہوگا کہ

- ان کنٹینر/سلنڈر کی شپمنٹ سے پہلے دوبارہ مرمت کی گئی ہے۔
- مقرر شدہ بین الاقوامی سرٹیفائنگ باڈی نے انسپکشن کی ہے کہ کنٹینر/سلنڈر بین الاقوامی سیفٹی معیار کے مطابق ہیں۔

- ایسے کنٹینرز/سلنڈر 10 سال سے زیادہ پرانے نہیں ہیں۔

(iii) سیکنڈ ہینڈ/استعمال شدہ سیمنٹ بلکر

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سیمنٹ بنانے والے کارخانے داروں کو زیادہ مقدار میں سیمنٹ لے جانے کے لئے سیکنڈ ہینڈ/استعمال شدہ سیمنٹ بلکر سیمی ٹریلر اس شرط کے ساتھ درآمد کرنے کی اجازت ہوگی کہ یہ 10 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

(iv) پرائم moوور کی درآمد

گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی میں پرائم موور جو 4 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں اور یورو III سٹینڈرڈ کے مطابق ہوں ان کو ایک سال یعنی 08-2007 کے دوران درآمد کرنے کی اجازت تھی۔ اس سہولیت سے صرف رجسٹرڈ ٹرانسپورٹ کمپنیاں اور مقرر شدہ فلیٹ آپریٹر جو اپنے نام پر کم از کم 25 پرائم موور چلا رہے ہیں فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ گزشتہ سال اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سہولیت کو سال 09-2008 کے لئے جاری رکھا جائے اگر درآمد کنندگان کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے مزید وقت درکار ہے۔

(v) تجارتی لاگت کو کم کرنا

خام مال کی درآمد کی لاگت کو کم کرنے کے لئے اور اس کے بعد برآمدی اشیاء کی تجارت بڑھانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ خام مال کے جاب لاٹ اور اسٹاک لاٹ جن سے 5 فیصد تک ڈیوٹی حاصل ہوتی ہے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

(vi) ویسٹ ڈسپوزل ٹرک

اس وقت میونسپل باڈیز/کارپوریشنیں/کنٹونمنٹ بورڈز اپنے استعمال کے لئے براہ راست یا اپنے مقرر شدہ ایجنٹ حضرات کے ذریعے استعمال شدہ ویسٹ ڈسپوزل ٹرک جو 15

سال سے پرانے نہ ہوں درآمد کر سکتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میونسپل باڈیز کے مقرر شدہ ٹھیکیدار بھی اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔تاہم کسی بھی صورت میں درآمد کئے گئے ٹرک10 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

(vii) اسٹین لیس اسٹیل اور کاٹن یارن

اسٹین لیس اسٹیل اور کاٹن یارن انڈیا سے ریل کے ذریعے درآمد کی جاتی ہے اس تجارت کی لاگت کو کم کرنے کے لئے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے ان کی واہگہ سے ٹرکوں کے ذریعے بھی درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

(viii) معذور افراد کے لئے گاڑی درآمد کرنے کی سہولیت

طبعی معذور افراد کو سہولیت فراہم کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ استعمال شدہ موٹر سائیکل یا تین پہیوں کی گاڑیاں جو خاص طور پر معذور افراد کے لئے بنائی گئی ہوں یا تبدیل کی گئی ہوں وزارت صحت سے معذوری کے سرٹیفکیٹ کی بنا پر درآمد کرنے کی اجازت ہو گی۔

(ix) بیرونی ممالک میں پاکستانیوں کے لئے سہولیات

اگر پاکستانی قومیت کے حامل افراد گاڑیوں کو درآمد کرتے ہیں اور وہ زیادہ ڈیوٹی کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے اپنی گاڑیاں نہیں چھڑا سکتے تو ان کو FBR کی طرف سے دوبارہ برآمد کرنے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ گاڑیوں کو درآمد کرنے کے دوران امپورٹ پالیسی آرڈر کے خلاف ورزی نہ کی گئی ہو۔یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے ٹی آر سکیم کے تحت لائسنس کی ضرورت کو ختم کیا جائے۔

(x) تعلیمی، سائنسی اور ہنری کتابیں

تعلیمی سائنسی اورحوالہ جات کی کتابوں کی بھارت میں قیمتیں کم ہیں۔ فنی اور ہنری کتابوں کی بھارت سے درآمد کرنے کی پہلے ہی اجازت ہے۔عوام کو سستے داموں کتابوں کی سہولیت دینے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تعلیمی سائنسی اورحوالہ جات کی کتابوں کی بھارت سے درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

(xi) کیمیکل پریکرسر (Chemical Precursors)

اقوام متحدہ کا کنونشن 1988 جو نشہ آور اور خواب آور ادویات کے غیر قانونی پھیلاؤ کے خلاف ہے اس کی تعمیل کرتے ہوئے ٹولین، ایم ای کے، پوٹاشیم پرمیگنیٹ وزارت نارکوٹکس کی طرف سے این او سی کے تحت درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

(xii) دھماکہ خیز اشیاء اور کیمیکلز

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دھماکہ خیز اشیاء اور کیمیکلز کی درآمد کی اجازت ہوگی بشرطیکہ اس کی منظوری وزارت صنعت کے Department of Explosives نے دی ہو جو کہ صرف وزارت دفاعی پیداوار کے NOC کے بعد ہی جاری ہوسکے گی۔

(xiii) خصوصی پرنٹرز، Laminators اور Rolls

نادرا (NADRA) کے سسٹم کو کسی بھی ممکنہ گڑبڑ اور غلط استعمال سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ویزا اسٹکرز اور پاسپورٹ بنانے میں استعمال ہونے والے خصوصی پرنٹرز، Laminators اور پرنٹنگ کے لئے استعمال ہونے والے rolls درآمد کرنے کا اختیار صرف نادرا کو حاصل ہوگا۔

(xiv) جنگلی جانور (Wildlife Species)

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ National Council for Conservation of Wildlife (NCCW) اور متعلقہ صوبائی Wildlife Department کے NOC کے بغیر کسی بھی قسم کے جنگلی جانور بشمول CITES Appendix II species کی درآمد پر پابندی ہوگی۔

(xv) منظور شدہ تیار کنندگان کی طرف سے پام آئل کی درآمد

بازار میں غیر صاف شدہ پام آئل کی فروخت کے ذریعے عوام کی صحت کو خطرے میں ڈالنے والے غیر ذمہ دار عناصر کی روک تھام کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اب صرف منظور شدہ تیار کنندگان ہی پام آئل کو مزید processing اور صفائی کے لئے درآمد کر سکیں گے۔مزید یہ کہ تیار کنندگان جو پام آئل کو خام صورت میں درآمد کرتے ہیں وہ اسے غیر پیدا کنندگان کو فروخت نہیں کر سکیں گے۔تاہم وہ تجارتی درآمد کنندگان جنہوں نے بڑے بلک سٹورتج میں سرمایہ کاری کر رکھی ہے انہیں safeguard کے تحت، جو ایف بی آر تشکیل دے گا، پام آئل درآمد کرتے رہنے کی اجازت ہوگی۔

(xvi) Mobile Transit Mixtures/ Dumpers کی درآمد

اس وقت تعمیراتی یا تیل وگیس کی کمپنیوں کو Mobile Transit Mixtures/ Dumpers درآمد کرنے کی اجازت ہے۔اس سہولت کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے:۔

- متعلقہ شعبہ کی کمپنی کے سربراہ کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ دیا جانا لازمی ہوگا۔جسمیں کنٹریکٹر، ذیلی کنٹریکٹر یا سروس کمپنیوں کی ضروریات کی تصدیق کرنا ہو گی۔

- یہ لازمی ہوگا کہ درآمد شدہ گاڑیوں کو مقامی رجسٹریشن اتھارٹی سے رجسٹرڈ کرایا جائے۔
- یہ گاڑیاں ٹرانسفر نہیں ہوسکیں گی۔
- درآمد کی مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں یہ گاڑیاں ضبط کی جاسکیں گی۔

(xvii) استعمال شدہ ڈمپ ٹرکس Dump Trucks کی درآمد

اس وقت تجارتی درآمد کنندگان کو اجازت ہے کہ عمر کی حد کے بغیر ہائی وے سے باہر استعمال کے لئے ، استعمال شدہ dump trucks درآمد کرسکیں جن کی payload capacity پانچ ٹن سے زائد ہو۔ تاہم تعمیراتی کمپنیاں ایسے ٹرک درآمد نہیں کرسکتیں جو 10 سال سے زیادہ پرانے ہوں۔ اس تفریق کو ختم کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اب دونوں طرح کے درآمد کنندگان پر ایک ہی طرح کی شرط لاگو ہوگی یعنی 10 سال سے زیادہ پرانے ٹرک درآمد نہیں کئے جاسکیں گے۔

(xviii) سی ایف سی بیسڈ کمپریسرز (CFC Based Compressors)

Montreal Protocol Agreement پر عمل درآمد کے ضمن میں CFC gas based Refrigerator اور freezing equipments (جو کہ HS 84.18 کے تحت آتے ہیں) کی درآمد پر پابندی ہے۔ اس کے کسی بھی غلط استعمال کے امکان کو ختم کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ CFC based compressors کی درآمد پر پابندی لگادی جائے۔

(xix) غیر متحرک (Static) روڈ رولر کی درآمد

تجارتی درآمد کنندگان کو اجازت ہے کہ Capacity اور عمر کی حد کے بغیر ایسے استعمال شدہ اور غیر متحرک روڈ رولر درآمد کر سکیں جو کہ ملک میں تیار نہ ہوتے ہوں۔ جب کہ درآمد کنندہ اگر ایک تعمیراتی کمپنی ہو تو اس صورت میں رولرز کی عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 10 سال جبکہ Capacity کی حد 12 ٹن تک ہے۔ اس تفریق کو ختم کرنے کے لئے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دونوں طرح کے درآمد کنندگان پر دونوں مذکورہ شرائط لگا دی جائیں یعنی عمر زیادہ سے زیادہ 10 سال اور Capacity کی حد 12 ٹن تک ہو۔

بھارت سے درآمدات

بھارت ہمارا پڑوسی ہے اور ہم اپنی دوطرفہ تجارت کو بتدریج Liberalize کر رہے ہیں۔ دوطرفہ معاملات کو حل کرنے کے ضمن میں Composite Dialogue Process، خصوصاً اقتصادی اور تجارتی تعاون پر مذکرات نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہم بھارت سے قابل درآمد اشیاء کی فہرست میں اضافے کا اعلان کر رہے ہیں جس کی بنیاد stakeholders کی درخواستوں (requests) پر ہے۔ بھارت سے آنے والا سستا خام مال ہماری برآمدات کو بین الاقوامی مارکیٹ میں زیادہ competitive بنائے گا۔ اگرچہ یہ فہرست علیحدہ سے جاری کی جا رہی ہے، میں یہ ذکر کرتا چلوں کہ ہم بھارت سے ڈیزل اور ایندھن کا تیل درآمد کرنے کی اجازت دے رہے ہیں، جو کہ بڑھتے ہوئے عالمی تجارتی خسارے کا مقابلہ کرنے میں ہماری مدد کرے گا۔

بھارت سے CNG بسوں کی درآمد

- سال 09-2008 کے بجٹ میں CNG بسوں پر کسٹم ڈیوٹی کو 15 فیصد سے صفر پر لایا گیا تھا۔

- اگر CNG بسوں کا کوئی بھارتی تیار کنندہ ایسی بسیں پاکستان میں تیار کرنے کی یقین دھانی کرائے تو وزارت تجارت تجرباتی فراہمی مال کی بنیاد پر ایسے ہر ممکنہ سرمایہ کار سے واہگہ سے بذریعہ سڑک 10 بسوں کی درآمد پر خصوصی رعایت دی سکتی ہے۔

برآمدی ہدف

سال 2008-09 کے لئے برآمدی ہدف 22.10 بلین ڈالر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ہدف گزشتہ سال کی برآمدات سے 15 فیصد زیادہ ہے۔

اختتامیہ (Conclusion)

اپنی تقریر کو سمیٹتے ہوئے میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ اقتصادی طور پر ہم نے ایک مشکل سال گزارا ہے اور میں نے ان متعدد چیلنجز کا تذکرہ بھی کیا ہے جن کا اسکے نتیجے میں ہمارے برآمد کنندگان کو سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان میں سے زیادہ چیلنجز اب بھی ہمارے سامنے ہیں۔ ان کی وجہ عالمی معیشت میں رونما ہونے والی تبدیلیاں ہیں جو باقی دنیا کی طرح پاکستان پر بھی مسلسل اپنے اثرات ڈال رہی ہیں۔ دوسری جانب ایسے مشکل حالات کے باوجود ہمیں چند مواقع حاصل ہیں جن کا میں نے پہلے تذکرہ کیا ہے۔ سب سے اہم یہ کہ ہمارے پاس ایک انتہائی محبّ وطن اور محنتی exporters community ہے جو ہمیں مثبت توقعات (optmism) کی اچھی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے یہ مکمل اور پختہ ارادہ رکھتی ہے کہ برآمد کنندگان اور پیدا کنندگان کو سہولیات فراہم کرے تاکہ وہ پاکستان کے عوام کی امنگوں پر پورا اُتر سکیں۔ یقین ہے کہ آئندہ سال کے دوران ہم اپنی معیشت کی حالت کو سدھارنے کے لئے مل کر کام کریں گے اور غربت میں کمی لانے کے لئے موثّر اقدامات کر سکیں گے۔ تاکہ ہماری آنے والی نسلوں کے لئے روشن اور خوش حال مستقبل یقینی بنایا جا سکے۔

شکریہ !

PCPPI—975(08) Commerce—30-7-2008—100.